اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZLQADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم یک شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۵ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۲۰ رجب ۱۳۵۹ ھ | ۲۵ اگست ۱۹۴۰ ء | نمبر ۱۹۳

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی ازسرِ نو فتنہ انگیزی

ان دنوں جبکہ حکومت برطانیہ کے لئے جنگ میں کامیابی حاصل کرنا زندگی اور موت کا سوال بنا ہوا ہے۔ اور جبکہ ملک میں امن قائم رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا دشمن کو ناکام بنانے کے لئے حکومت کو ہر طرح کی امداد دینا۔ احرار نے ایک طرف تو فوجی بھرتی کے خلاف نہایت خطرناک مہم شروع کر دی تھی۔ اور جگہ جگہ اس میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے تقریریں کرنے لگ گئے تھے۔ اور دوسری طرف ملکی امن کو برباد کرنے والی حرکات کے مرتکب ہونے لگے۔ لیکن اب جبکہ مسلمانوں کی دور اندیشی اور معاملہ فہمی کی وجہ سے اور حکومت کی ہوشمندی کے باعث احرار کو ان دونوں مذموم اور تباہ کن مقاصد میں بُری طرح ناکامی کا موتہہ دیکھنا پڑا ہے اور انہوں نے ناک رگڑ رگڑ کر معافیاں مانگ لیں۔ اور رہائی حاصل کر لی ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف ازسرِ نو فتنہ انگیزی میں مصروف ہو رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے قادیان اور مضافات قادیان میں پے بہ پے کئی ایک جلسے منعقد کرکے نہایت ہی دل آزار اور اشتعال انگیز تقریریں کی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سخت مکروہ اور گندے الفاظ استعمال کئے ہیں:۔

۶ اگست کی شب کو قادیان میں ایک ایسی مسجد کی چھت پر اور شارع عام میں لوگوں کو جمع کرکے جس کے قرب وجوار میں احمدیوں کے مکانات ہیں۔ اور جو احمدیوں کے آنے جانے کے سب سے بڑے رستہ پر واقعہ ہے۔ ملّا عنایت اللہ اور مولوی عبد الغفار غزنوی نے تقریریں کیں۔ جن میں جماعت احمدیہ کی بے حد دل آزاری کی اور اپنے سابقہ طرزِ عمل کے سراسر خلاف حکومت کی حمایت کا نقاب اوڑھ کر کی۔ کون نہیں جانتا۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو اشتعال دلانے کیلئے احرار کے پاس سب سے بڑا حربہ یہی تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کو حکومت کی وفادار قرار دے کر کہا جاتا تھا۔ یہ جماعت ایک غیر ملکی حکومت کی جڑیں مضبوط کر رہی ہے۔ اس کے بانی نے انگریزی حکومت کی اطاعت کرنے کے متعلق اتنی تحریریں شائع کی ہیں جن سے چالیس الماریاں بھری جا سکتی ہیں احمدی لوگ حکومت کے جاسوس اور ملک کے دشمن ہیں۔ کیونکہ یہ حکومت کے خلاف کسی تحریک میں حصہ نہیں لیتے:۔

غرض احرار کی سب سے بڑی کوشش یہ رہی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو حکومت کی حامی۔ مددگار اور معاون کہکر ان لوگوں کو بھڑکایا جائے۔ جن کے دلوں میں وہ مختلف طریقوں سے حکومت کے خلاف زہر بھر چکے ہیں اور اس کے مقابلہ میں حکومت کے متعلق اپنا طریقِ عمل یہ ظاہر کریں۔ کہ

"ہم چاہتے ہیں۔ کہ موجودہ نظام حکومت کو اپنے ہاتھوں سے دفن کریں...... ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ پُر امن طریق سے اس جنگ کو شروع کرے"

نیز یہاں تک ادعا کریں۔ کہ:۔

"جب تک مجلس احرار زندہ ہے۔ ساحل ہند سے ایک مسلمان بھی ان برطانوی جنگوں میں شمولیت کے لئے نہیں جانے دیا جائیگا"

(زمزم لاہور ۲۷ مئی ۱۹۳۹ء)

لیکن اب اس کے سراسر خلاف احرار کی کسی خاص پالسی کے ماتحت ملا عنایت اللہ نے اپنے آپ کو حکومت انگریزی کا بہت بڑا خیر خواہ اور مددگار ظاہر کرتے ہوئے کہا:۔

"وہ وقت نزدیک ہے۔ کہ حکومت کو یہ مہدی (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی خراب کرے۔" "بہت ممکن ہے اب ان کی چالیں حکومت کو نقصان دیں"۔ "حکومت اپنی گود میں سانپ (جماعت احمدیہ) پال رہی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ سول وار شروع ہو جائے" "پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ "اگر حکومت نے کچھ نہ کیا۔ تو ہم ضرور کریں گے"۔ گویا احرار اب حکومت سے بھی زیادہ اپنے آپ کو اس کے خیر خواہ قرار دے رہے۔ اور اسے نقصان سے بچانے کے لئے اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں۔

ایک لمبی تقریر میں سے مذکورہ بالا چند فقرات اس لئے پیش کئے گئے ہیں۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ احرار نے اب کیا رنگ بدلا ہے۔ اور حکومت کی بغاوت کو اپنا مذہبی فرض قرار دینے والوں نے اس کی حمائت کا کیا ڈھونگ بنایا ہے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں۔ کہ حکومت اسے کس نظر سے دیکھتی ہے۔ لیکن یہ ہم ضرور کہیں گے۔ کہ اس ڈھونگ کی آڑ میں احرار کو قطعاً یہ اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے پیشواؤں اور بزرگوں کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کی مہم ازسرِ نو شروع کر دیں۔ اور حکومت خاموش بیٹھی دیکھتی رہے۔ حکومت خوب اچھی طرح جانتی ہے۔ کہ اس وقت ملک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ امن قائم رکھنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور اسے یہ بھی معلوم ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی فتنہ انگیزی امن کی کتنی بڑی دشمن ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ اس کے انسداد کی طرف متوجہ نہ ہو اور احرار کی یہ بدزبانی اور اشتعال انگیزی کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے۔

اسی جلسہ میں جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ مولوی عبدالغفار نے ایک طرف تو نہایت ہی گندے۔ اور دل آزار الفاظ استعمال کئے۔ چنانچہ قادیان کو "ناپاک خطۂ زمین" کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہا:۔ "مرزا کی متعفن لاش پر عطاء اللہ شاہ بخاری کا پاؤں آ چکا ہے"۔ "میں تو مرزائیت کی لاش کو دیکھ رہا ہوں۔ جس کے اٹھانے والا کوئی نہیں"۔ "میرے آقا غلام احمد کی طرح بدمعاشی اور جنگ سے کرنہیں آئے تھے"۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسری طرف اس طرح دھمکیاں دیں۔ کہ:۔

"اب مرزائیوں کے ظلم کا پیمانہ لبریز اور دوسروں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اب جو بھی ذرا ہلا۔ پھر قادیان کیا ساری زمین مرزائیت سے پاک ہو جائے گی"۔

ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی اشتعال انگیز اور دل آزار تقریریں ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ جو امن و امان کو برباد کر سکتا ہے اور حکومت کے لئے پریشانی کا موجب ہو سکتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ حکومت نے ابھی تک اس کے فوری انسداد کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اور یہ بڑھتے دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد کئی ایک جلسے اور ہو چکے ہیں۔ جن میں احرار نے فتنہ انگیزی کی انتہا کر دی ہے۔

المسیح

قادیان ۲۳ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج صبح خدا کے فضل سے اچھی تھی۔ مگر شام کو ضعف اور نقاہت کی شکایت ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ قریشی محمد احسن صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول جو عرصہ سے بعارضہ سل بیمار تھے آج بعمر ۲۳ سال فوت ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ مرحوم ایک مخلص اور متقی نوجوان تھے۔

ممبران مجلس انصار سلطان القلم سے گزارش

تمام بیرونی ممبران مجلس انصار سلطان القلم کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے پتوں سے فوراً مطلع فرمائیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اب یہ مجلس۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ تعلیم کی ایک شاخ قرار دے دی گئی ہے۔ ہر ممبر کو ایک مضمون ہر مہینہ کی دس تاریخ تک بھجوا دینا چاہیئے۔ تحقیقی مضامین کے لئے انہیں الگ اطلاع دے کر مدت مقرر کر دی جایا کرے گی۔ جو دوست پہلے اسکے ممبر تھے مگر اب کسی وجہ سے وہ ممبر رہنا نہیں چاہتے۔ وہ براہ کرم اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں۔ خاکسار صدر مجلس انصار سلطان القلم دفتر خدام الاحمدیہ قادیان

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول اور چندہ بلڈنگ

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت)

کچھ عرصہ ہوا میں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز کو مخاطب کرتے ہوئے ایک تحریک کی تھی کہ قوم کے بچوں کو کارآمد وجود بنانے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ ان کی جسمانی نشو و نما اور صحت کا بھی پورے طور پر خیال رکھا جائے۔ اسی ضمن میں یہ بھی بتایا گیا تھا۔ کہ درسگاہوں میں اس وقت جو کھیلیں اور ورزشیں رائج ہیں۔ وہ ایسی مفید نہیں ہیں۔ جو بچوں کی آئندہ زندگی میں بھی کام آ سکیں۔ اس لئے ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی درسگاہوں میں ایسی ورزشیں جاری کریں۔ جو علاوہ بچوں کی صحت کے لئے مفید ہونے کے ان کو آئندہ زندگی میں بھی کام دے سکیں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے بعض خطبات میں پوری تفصیل کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا تھا۔ اور ایسی کھیلوں کو رواج دینے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ان کھیلوں میں سے ایک تیراکی بھی ہے۔ ایک شخص جو تیرنا جانتا ہو۔ نہ صرف یہ کہ مصیبت کے وقت خود اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ بلکہ ڈوبتے ہوئے کو بھی بچا سکتا ہے۔

چونکہ ہمارے ہاں تیراکی سکھانے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اس لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کنوؤں کے پاس ایک تالاب تعمیر کرنے کی تجویز کی گئی۔ تالاب اور اس سے متعلقہ دیگر ضروریات یعنی موٹر۔ کپڑے بدلنے کا کمرہ۔ شاور باتھ۔ یورینل۔ اور پھر تالاب کے اردگرد دیوار پر اخراجات کا اندازہ چھ اور سات ہزار کے درمیان ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کی مالی حالت ایسی نہیں۔ کہ وہ ان تمام اخراجات کی متحمل ہو سکے اس کے باوجود انجمن نے نو صد روپیہ بطور عطیہ دیا ہے۔ بقیہ اخراجات چندے سے پورے کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت کام ختم ہونے کے قریب ہے۔ جو کہ قرض سے کر لیا گیا ہے۔

میری تحریک پر بعض احباب نے نہ صرف یہ کہ چندہ کا وعدہ کیا۔ بلکہ اپنے چندہ کی رقوم بھی ادا کر دیں۔ بعض دوستوں نے وعدے تو کئے ہیں۔ لیکن ابھی ان کو پورا نہیں کیا۔ یا یہ کہ اپنے وعدہ کی پوری رقم ادا نہیں کی۔ اور بعض اولڈ بوائز ایسے بھی ہیں جنہوں نے تا حال اس کی اہمیت کو ہی نہیں سمجھا۔ اس لئے میں ایک بار پھر تحریک کرتا ہوں۔ اولڈ بوائز اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے چندوں کی رقوم جس قدر جلد ممکن ہو مجھے بھجوا دیں۔ اولڈ بوائز نے اس وقت تک کوئی تعمیری کام اپنے سکول کی خاطر نہیں کیا۔ یہ ان کے لئے پہلا موقعہ ہے۔ امید ہے وہ فراخ دلی سے اس میں حصہ لیں گے۔

خدام الاحمدیہ کا امتیازی نشان

مجلس خدام الاحمدیہ میں شمولیت کے بعد ہر رکن کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ رکنیت کا امتیازی نشان یعنی بیج حتی الوسع زیادہ سے زیادہ وقت لگائے رکھیں۔ اس وقت بفضلہ تعالیٰ بہت سے نوجوان مجلس کے رکن بن رہے ہیں۔ لیکن قادیان اور بیرون میں اس نسبت سے بیج منگوائے نہیں جاتے۔ اس لئے تمام مجالس اور خدام کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جس رکن نے ابھی تک بیج نہیں منگوایا۔ وہ جلد سے جلد منگوا لیں۔ اور زیادہ سے زیادہ وقت اسے لگائے رکھیں۔ تاکہ ان کا امتیازی نشان ظاہر رہے۔ بیج دفتر مرکزیہ سے دو آنے فی بیج کے حساب سے مل سکتا ہے۔ خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند سوالات کے جوابات

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔

مدّت رضاعت

پہلے سوال میں مدتِ رضاعت کے اختلاف کو ملحوظ رکھ کر اعتراض پیش کیا گیا ہے مدتِ رضاعت کے دو مختلف مقامات دو مختلف مدّتوں کے لحاظ سے پیش کئے گئے ہیں۔ حولین کاملین اور لمن اراد ان یتم الرضاعۃ کے الفاظ میں اتمام الرضاعت کی مدت کے لئے حولین کاملین کا فقرہ کفایت کرتا ہے اور دُوسرے مقام میں جہاں ثلٰثون شھرا کا فقرہ حملہ وفصالہ کی دو مختلف حالتوں پر استعمال فرمایا ہے۔ اس میں سے اگر ۹ ماہ کی مدت حمل جو عام عادت کو مستلزم ہے۔ اُسے منہا کر دیا جائے تو باقی پونے دو سال رہ جاتے ہیں۔ اب اس پونے دوسال کی مدت کو اگر فقرہ حولین کاملین اور فقرہ اتمام الرضاعت کے مقابل رکھ کر دیکھیں۔ تو بداہت یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ پونے دوسال کی مدت سے اتمام اور کامل کے قرینہ سے ادنےٰ مدت رضاعت کا اظہار مقصود ہے۔ اور دوسال سے کامل مدت کا اور ثلٰثون شھرا کی صورت میں مدت رضاعت کا حکم ووصینا الانسان الخ کے ارشاد کے ماتحت اللہ تعالےٰ کی طرف سے قانون شریعت کے رُو سے تجویز کا اظہار ہے۔ اور حولین کاملین اور فقرہ لمن اراد ان یتم الرضاعۃ میں اتمام رضاعت کی مدّت انسانی ارادت اور خواہش کے لحاظ سے بطور رخصت ومباح کے ہے۔ اور یہ رخصت ساتھ کے فقرہ یعنی وبالوالدین احساناً کے رُو سے والدین کے اس جذبہ احسان کے لحاظ سے ایک مزید رعایت ہے۔ جو والدین کی فطری خواہش کو ملحوظ رکھ کر بطور اجازت کے پیش کی گئی ہے۔ جیسے کہ لمن اراد کے لفظ اراد سے ظاہر ہے۔ اور پھر یہ دونوں باتیں اللہ ہی کی طرف سے پیش کی گئی ہیں۔ اور لفظ اراد میں جس اجازت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وُہ امر مجبوری نہیں۔ اور نہ ہی لازمی۔ بلکہ اختیاری ہے کہ اگر کوئی ایسا چاہے۔ تو اسے اجازت ہے۔ اور اگر نہ چاہے۔ تو پھر پونے دو سال کی مدتِ رضاعت ہی کافی ہے۔ اور کاملین اور اتمام سے زیادہ سے زیادہ مدت کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ اور ثلٰثون سے کم از کم مدت کا اظہار اور یہ بھی اس صورت میں کہ حمل اور فصال کی مدت ثلٰثون شھرا پر اشتمال رکھتی ہو۔ ورنہ بامر مجبوری اگر دُوسرا حمل پہلے بچہ کے تولد کے بعد سال کے اندر ہی ہو جائے۔ تو پھر دوسری مرضعات سے رضاعت کا حکم ارشاد ان اردتم ان تسترضعوا سے تعلق رکھتا ہے۔ اور قرآن کریم میں لازمی اور اختیاری صورتیں اس اختلاف سے تعلق نہیں رکھتی ہیں۔ جو تناقضات کے معنوں میں کذب آفرینی پر دلالت کرتا ہے۔ تناقض کے لئے حسب مقولہ سے

در تناقض ہشت وحدت شرط داں

ایک مسلمہ امر ہے۔ اور قرآن کریم میں بصورت تناقض کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔ اور اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے۔ تو عدم تدبّر کی وجہ سے ہے۔ خود قرآن کریم نے افلا یتدبرون القرآن۔ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا میں یہی امر پیش کیا ہے۔ کہ عدم تدبّر سے تو قرآن میں نہ صرف قلیل اختلاف نظر آئے گا۔ بلکہ اختلاف کثیر تک بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ اور یہ نقص عدم تدبر سے تعلق رکھتا ہے نہ قرآن سے۔

ام المومنین کا خطاب

آیت النبی اولےٰ بالمومنین اور فقرہ ازواجہ امھاتھم کے رُو سے جو سوال کی صورت پیش کی گئی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی زوجہ مطہرہ کو ام المومنین کہنا کس قانون کے ماتحت ہے۔ کیونکہ النبی سے مراد عام نبی تو ہے نہیں۔ صرف محمد رسول اللہ ہیں۔ پھر یہ قانون جب کتب سماویہ میں کسی اور نبی کے متعلق نہیں پایا جاتا۔ تو امتی نبی کے لئے کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے جواب کے متعلق یہ عرض ہے۔ کہ النبی کے لفظ سے آنحضرت صلعم کی شخصیت کو امہات المومنین بننے کا ذریعہ اور واسطہ نہیں بتایا گیا۔ بلکہ آپ کے منصب نبوت کو بتایا گیا ہے۔ اور منصب نبوت اگر وجہ ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ جہاں یہ وجہ متحقق ہو۔ بعض کے لئے تو یہ وجہ اور سبب اور نتیجہ پیدا کرے۔ اور بعض کے لئے کچھ اور۔ اور قاعدہ کے رُو سے یہ امر خلاف عقل اور حقیقت ہے پس ہر صاحب منصب نبوت کی ازواج منصب نبوت کے احترام کے ماتحت امہات المومنین ہیں اور یہ کہنا کہ کتب سماویہ میں دوسرے انبیاء کے متعلق یہ بات کہیں بیان نہیں کی گئی۔ یہ بات علمی اضافہ کی محتاج ہے۔ آپ یہ تو جانتے ہیں کہ قرآن کریم محفوظ کتاب ہے۔ اور دوسری کتب سماویہ محرف ومبدل ہو جانے سے غیر محفوظ ہیں۔ پھر ارشاد صحفا مطھرۃ فیھا کتاب قیمۃ کے رُو سے ہر صحیح بات جو کتب سماویہ کی تعلیم سے تعلق رکھتی تھی۔ اور دائمی فائدہ بھی اپنے اندر رکھتی تھی۔ وُہ قرآن کریم نے اپنے اندر اجمالاً یا تفصیلاً اور اصلاً یا فرعاً سب کی سب لے لی ہوئی ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منصب نبوت اگر اپنے احترام پُر حکمت کی وجہ سے آپ کی ازواج مطہرات کو امہات المومنین قرار دیتا ہے۔ تو جہاں بھی یہ منصب پایا جائے گا۔ اپنے احترام سے اپنی نوعیت میں یہی نتیجہ پیدا کرے گا۔ باقی رہا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آپ کے امتی نبی ہونے کو وجہ استثناء قرار دینا۔ یہ غلط فہمی کے باعث ہے۔ اور مجھے اس امر کی غلط فہمی سے اب تک ہمیشہ ہی تعجب ہوتا ہے۔ اور افسوس ہوتا ہے۔ کہ انسان غلط فہمی سے کس طرح صحیح نتیجہ اخذ کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔ امتی نبی کا فقرہ جس کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی دوسری امتوں سے نہیں آئے گا۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے آئے گا۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے آنے سے مُوسےٰ۔ عیسےٰ وغیرہ دوسرے انبیاء کی اطاعت اور شریعت اور فیوض کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں۔ صرف آپ کا دروازہ اطاعت اور شریعت اور فیضان کا قیامت تک کھلا رہے گا۔ اب اگر اسے اس طرح سمجھ لیں۔ کہ ہر ایک نبی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھا۔ اس کی ایک دکان تھی۔ جو اس کی امت اور اس کے تابعداروں کے لئے کھولی گئی تھی۔ اور ہر ایک نبی کی امت کے لوگ اپنے اپنے نبی کی دوکان سے سودا لیا کرتے تھے۔ لیکن جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ تو ان سب پہلی دوکانوں کی جگہ ایک ہی دوکان قیامت تک کھولدی گئی۔ اور دنیا میں سب امتوں کے لئے منادی کی گئی۔ کہ آنحضرت صلعم کو رحمۃ للعالمین بنا کر سب امتوں کا نبی بنایا گیا اور آپ کی کتاب شریعت کو صحفا مطھرۃ فیھا کتب قیمۃ کے ارشاد کے رُو سے سب پہلے نبیوں کی کتب کی جگہ سب امتوں کے لئے کتاب شریعت بنایا گیا ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ سب امتیں اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دوکان سے سودا لیا کریں۔ کیونکہ آپ کی دوکان کے کھلنے پر پہلے سب نبیوں کی دوکانوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ اور آئندہ اگر کوئی نبی آئے گا۔ جیسے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے۔ جس کے متعلق یہودی سمجھ رہے ہیں۔ کہ وُہ ہم سے آئے گا۔ نصاریٰ سمجھ رہے ہیں کہ وُہ ہم سے آئیگا۔ لیکن آنحضرت صلعم کے مبعوث ہونے کے بعد کسی موعود کا دُوسری امتوں سے آنا یہ آیت استخلاف کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ آیت استخلاف جو سورۃ نور کی آیت ہے۔ اس میں لفظ منکم اور کما اس بات کا مانع ہے۔ کہ کوئی شخص آنحضرت صلعم کے خلفاء سے ہو اور پھر وُہ غیر امتوں میں سے ہو۔ ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ جو شخص بھی آنحضرت صلعم کا خلیفہ ہوگا۔ خواہ اس کا لقب مہدی ہو۔ یا مسیح یا ابن مریم اگر وہ آنے والا ہے اور موعود ہے۔ اور اس کا آنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہے۔ تو وُہ امتِ محمدیہ کے سوا کسی دوسری امت سے نہیں آسکتا۔

اسی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنے موعود مسیح کا ذکر کیا۔ کہ وُہ میرے بعد آنے والا ہے۔ اور آپ کا خلیفہ بننے والا ہے۔ اس کی نسبت وامامکم منکم کا فقرہ فرما دیا۔ کہ آنے والا مسیح موعود نہ یہود سے آئے گا۔ نہ نصاریٰ سے بلکہ اے میری امت کے لوگو! وُہ تم میں سے ہوگا۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہونے سے امتی ہونے کی نشانی ساتھ رکھتا ہوگا۔ جس کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت سے ہونا ضروری علامات سے ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین کا منصب غیر امتوں میں سے کسی مسیح کے آنے کو روکتا ہے اس لئے سیدنا حضرت مرزا صاحب کا امتی نبی ہونا ایسی ہی خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امی نبی ہونا خواہ آپ کا امی ہونا ام القرےٰ یعنی مکہ سے مبعوث ہونے کے لحاظ سے ہو خواہ ناخواندہ ہونے کے سبب سے بہر حال یہ آپ کے لئے ایک علامت قرار یافتہ تھی۔ اسی طرح حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے لئے امتی نبی ہونا بطور علامت کے ایک بات مقرر شدہ تھی۔ اور اگر امتی ہونا آپ کے منصب نبوت کے لئے کسی کی غلط فہمی کے باعث نقص نبوت پر دلالت کرتا ہے۔ تو پھر محض امی ہونا تو ایک امتی جو کچھ پڑھا ہُوا بھی ہے اس کے مقابل منصب نبوت کے لئے اور بھی باعث نقص ہوگا۔ اور اگر کسی نبی کا نبی ہونا امور غیبیہ نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ تو پھر یہ کس قدر تعجب کی بات ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی نبوت کے نشان اگر ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان نبیوں کی نبوت تو ثابت ہو جائے۔ لیکن اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کی اپنی نبوت ان نشانوں سے ثابت نہ ہو سکے۔ اور ہزار نبی تو ان نشانوں سے کامل نبی ثابت ہو سکیں۔ لیکن اتنے نشانوں والا ناقص نبی ہو۔ کیا یہ عقل اور سمجھ کے صریح خلاف بات نہیں۔ جو صریح کج فہمی اور غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی سچے نبی اور کامل نبی بلکہ ہزاروں نبیوں سے بڑھ کر نبی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ آپ کے منصب نبوت کے احترام کے ماتحت آپ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین نہ ہوں۔

پس امت احمد کے لئے حضرت احمد نبی اللہ کی بیوی ہاں یہ مقدسہ اور مطہرہ بیوی یقیناً ام المومنین ہیں۔ وھو الحق ؁

مسئلہ کفر و اسلام اور غیر مبایعین

پچھلے دنوں مجھے ایک دوست سے "پیغام صلح" لاہور کا "مسیح موعود نمبر" ملا۔ جس میں مولوی محمد علی صاحب کا ایک خطبہ جمعہ بھی شائع ہوا ہے۔ مولوی صاحب نے جس رنگ میں مسئلہ کفر و اسلام اور خلافت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ میری ناچیز رائے میں کسی مذہبی جماعت کے لیڈر کی شان کے شایاں نہیں۔ بجائے معقول دلائل پیش کرنے کے محض غلط باتیں ہماری طرف منسوب کرنا اور اپنے خیالی نتائج کو ہمارے سر منڈھنا تو کوئی انصاف نہیں۔

مثلاً مولوی صاحب نے کہا "قادیان کے رہنے والوں نے کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کر لی ہے"۔ اور یہ کہ "قادیان میں اسلام کو منسوخ قرار دیا جا رہا ہے"۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ وہ اپنے کلمہ گو مسلمانوں کے سامنے تو کفر و اسلام کا ذکر کرتے ہوئے اس درجہ گھبراتے ہیں۔ کہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی انکار کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ مرکزی جماعت اور دیار مسیح سے عاشقانہ وابستگی رکھنے والوں کو وہ بلا دریغ "کفار سے مشابہت" رکھنے والے قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ قادیان کی فضا میں حقیقی اسلامی فضا ہے۔ جہاں پانچوں وقت اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنے کے لئے مساجد بھری ہوئی نظر آتی ہیں۔ قرآن و حدیث کے درس ہوتے ہیں۔ اسلامی تمدن و شعائر کو فروغ دیا جاتا ہے۔ وہیں سے دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا جہاد جاری ہے۔

آج قادیان ہی سے ایک خلیفہ برحق کے قائم کردہ نظام کے ماتحت ہر طرف اسلامی تعلیم و تہذیب کے احیاء کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ مولوی صاحب کی دانش میں اگر ان باتوں کا نام "کفار کے ساتھ مشابہت" ہے۔ تو پھر ؎

اگر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

مولوی محمد علی صاحب نے ۱۷ مئی ۱۹۴۰ء والے خطبہ میں مسئلہ کفر و اسلام اور خلافت پر جس قسم کے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ بھی حقائق کو چیلنج کرنے والے اور سرتاپا حیرت انگیز ہیں۔ میں یہاں مسئلہ کفر و اسلام کو لیتا ہوں۔

یہ بدیہی بات ہے۔ کہ اس مسئلہ کا تعلق براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے ہے۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فی الواقعہ خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے مرسل و نبی ہیں۔ تو آپ کا انکار لانفرق بین احدٍ من رسلہٖ کے ماتحت بلا کسی شک و شبہ کے کفر کو لازم قرار دے دیتا ہے۔ اور اگر نبوت نہیں۔ تو پھر اس کا کوئی منکر کافر بھی نہیں۔ پس اصولاً تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت کے سوال میں ہی کفر و اسلام کامل موجود ہے۔ لہذا اول دیکھنے کی بات یہ ہے کہ آپ مدعی نبوت تھے۔ یا نہیں؟ پھر ضمناً یہ بھی کہ آیا نبوت کا مسئلہ خلافت ثانیہ کے عہد میں پیش ہوا۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی دنیا کے سامنے پیش ہوتا چلا آرہا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے ایک عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں گزارا ہے۔ پھر خلافت اولےٰ کے زمانہ میں بھی آپ سلسلہ عالیہ کے بڑے کارکن رہے ہیں۔ پس تحقیقاً دیکھنا چاہیئے۔ کہ اپریل ۱۹۱۴ء سے پیشتر یعنی موجودہ خلافت حقہ کے زمانہ سے قبل نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جماعت احمدیہ کے اور خود مولوی صاحب کے کیا خیالات تھے؟

اس جستجو میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور و معروف رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" (اردو) کہ جس کے مولوی صاحب ایڈیٹر رہ چکے ہیں کو پڑھ کر دیکھا۔ کہ آپ کی ایڈیٹری میں دلائل کے ساتھ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جابجا پیش کیا گیا ہے۔ "ریویو" سے چند ایک حوالے بقدر گنجائش یہاں نقل کئے دیتا ہوں۔

(۱) "اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان۔ کیونکہ کوئی نبی نہیں۔ جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا۔ کہ مسیح موعود سے ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسولٍ الا کانوا بہٖ یستھزءُون ...... پس خدا کی طرف سے یہ ایک نشان ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے"۔ (حضرت مسیح موعود) ... ریویو جلد ۲ نمبر ۱۱-۱۲ صفحہ ۴۵۶

(۲) "ہم اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا وہ خدا کی طرف سے تھا۔ اور اسکو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود میں خدا تعالےٰ نے پورا کر دکھایا"۔ .... ریویو جلد ۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۴۱۱

(۳) "اگر حضرت موسےٰؑ اور حضرت مسیحؑ خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے۔ تو یقیناً یقیناً احمدؑ بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامتوں کے ذریعہ زردشت اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا۔ وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱۹۹

فداہ ابی وامی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں"...... ریویو جلد ۹ نمبر ۷ صفحہ ۲۴۸۔

(۴) "حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام درحقیقت ایک سچے نبی ہیں اور اس زمرہ میں سے ہیں جن کو انبیاء ورسل کے نام سے پکارا جاتا ہے"...... ریویو جلد ۹ نمبر ۷ صفحہ ۲۵۲۔

(۵) "دنیا کے ہر ایک حصہ میں اس زمانہ کے رسول غلام احمد (علیہ و علےٰ مطاعہ الصلوٰۃ والسلام) کی صریح پیشگوئیوں کے مطابق خطرناک زلزلے جو اپنی شدت میں بے نظیر تھے آتے ہیں...... اور یہ سب...... اس زمانہ کے مرسل غلام احمدؑ کی صداقت کے نشان ہیں"۔ ریویو جلد ۱۰ نمبر ۵ صفحہ ۱۷۸ و ۱۷۹ حاشیہ

(۶) "اس وقت خدا کا ایک رسول تمہارے درمیان ہے۔ جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تاکہ نجات پاؤ"۔ ("النذار" حضرت مسیح موعودؑ) ریویو جلد ۱۴ نمبر ۶ صفحہ ۱۴۱۔

حوالہ جات مندرجہ بالا کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعی نبوت تھے۔ اور مولوی محمد علی صاحب قادیان چھوڑنے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خداتعالیٰ کا رسول اور نبی تسلیم کرتے تھے۔

خاکسار سید فضل الرحمٰن فیضی

مسئلہ تعدد ازدواج — اور — خواجہ حسن نظامی صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی اخبار "منادی" ۱۶ اگست ۱۹۴۰ء میں لکھتے ہیں۔

(۱) "مسلمان قوم میں یہ غلط فہمی عام طور پر سے پھیلی ہوئی ہے۔ کہ اسلام نے ان کو ایک سے زیادہ چار تک بیویاں کرنے کا حکم دیا ہے۔ مگر یہ خیال بالکل غلط ہے۔ قرآن مجید کی جس آیت سے یہ مطلب نکالا جاتا ہے۔ اس میں بھی چار بیویاں کرنے کا حکم نہیں ہے"۔

(۲) پھر سورۃ نساء کی تعدد ازدواج سے متعلق آیت نقل کرکے لکھتے ہیں:۔ "اس صاف اور واضح آیت سے جو نتیجہ نکالا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کو چار تک بیویاں کرنے کا حکم ہے۔ یا چار بیویاں کرنے کی اجازت ہے۔ وہ قطعی غلط ہے"۔

(۳) نیز فرماتے ہیں کہ:۔ "یہ بات ہر مسلمان جانتا ہے وہ بھی جس نے کبھی نکاح نہیں کیا۔ اور وہ بھی جس نے دو نکاح کئے یا تین کئے یا چار کئے اور وہ بھی جس نے ایک نکاح کیا۔ کہ کوئی انسان اتنا قادر نہیں ہے۔ کہ سب بیویوں کے ساتھ یکساں سلوک کرے اور کسی ایک کی طرف زیادہ نہ جھک جائے"۔

(۴) آخر میں بطور نتیجہ لکھتے ہیں:۔ "پس مولوی صاحبان نے سورہ نساء کی اس آیت کا جو غلط مطلب کم علم بادشاہوں امیروں اور دوسرے طبقوں کو بتایا وہ ایسا گناہ ہے۔ جس کا خمیازہ ساری مسلمان قوم کو بھگتنا پڑتا ہے"۔

اسی سلسلہ میں خواجہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ آیت تعدد ازدواج کے صحیح معنے آج تک کسی پر نہیں کھلے۔ کتاب "پورا دین" کی تالیف کے ضمن میں قرآن مجید پر غور کرتے ہوئے مجھے معلوم ہوا۔ کہ دراصل قرآن مجید ایک ہی بیوی کرنے کا حکم دیتا ہے مفصل دلائل کتاب "پورا دین" میں درج ہوں گے"۔

مذکورہ کتاب توجب طبع ہوگی دیکھا جائے گا۔ فی الحال ہمارے سامنے خواجہ صاحب کے وہ دلائل ہیں۔ جو ۱۶ اگست کے منادی میں درج کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق کچھ عرض کرنا مقصود ہے۔

قرآن مجید۔ سنت نبوی۔ صحابہ کرام کے عمل اور احادیث صحیحہ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کی یہ نئی تفسیر سراسر غلط اور خلاف حقیقت ہے۔ آیت زیر بحث پر ذرا سا تدبر کرنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو چار تک بیویاں کرنے کی عام اجازت دی ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ج فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

(سورہ نساء رکوع اول)

یعنی اگر تمہیں خوف ہو۔ کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو (ایسی) عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہوں۔ دو دو تین تین چار چار اور اگر تمہیں خوف ہو۔ کہ عدل نہیں کر سکو گے۔ تو ایک ہی کر لو۔ یا جس کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوں۔ یہ زیادہ بہتر ہے تاکہ تم ناانصافی نہ کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے صاف صاف فرما دیا ہے۔ کہ اگر تم خیال کرو۔ کہ یتیم عورتوں سے انصاف نہیں کر سکو گے۔ تو تمہیں اجازت ہے۔ کہ تم اپنی پسند کی دوسری عورتوں سے چار تک نکاح کر سکتے ہو۔

آیت موصوفہ بالا میں ارشاد باری تعالےٰ نے مَثْنٰی (دو) بیویوں سے شروع کرکے چار تک کی تحدید کی ہے۔

خواجہ صاحب کا یہ ارشاد بالکل حقیقت اور واقعیت سے دور ہے۔ کہ کوئی شخص بھی ایک سے زیادہ بیویوں میں انصاف نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ایک سے زیادہ بیویوں میں یقیناً انصاف ہو سکتا ہے۔ ہزاروں خدا کے نیک بندوں اور خود پاکوں کے سردار وکان خلقہ القرآن کے مصداق نے ایک سے زیادہ بیویوں میں انصاف کرکے دکھا دیا۔ امید ہے۔ جناب خواجہ صاحب کے وسوسہ کا اس ارشاد نبوی سے اچھی طرح ازالہ ہو سکے گا۔ جو صحیح ابوداؤد "باب القسم بین الزوجات" میں مذکور ہے کہ حضورؐ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "الٰہی جو چیز میرے امکان میں ہے (یعنے مساوات بین الازواج) میں اس میں عدل سے باز نہیں آتا۔ لیکن جو میرے امکان سے باہر ہے۔ یعنی عائشہ رضی کی قدر و محبت اس کو معاف کرنا"۔

اس ارشاد نبوی سے صاف عیاں ہے۔ کہ ایک سے زیادہ بیویوں میں یقیناً انصاف ہو سکتا ہے۔ باقی رہا دلی تعلق کی کمی بیشی سو وہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فرمان لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا کے مطابق معاف فرما دے گا۔

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کا ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کا حکم ایک بے نظیر قربانی اور ایک عدیم المثال ایثار کا سبق ہے۔

اعلان

دارالصناعت فٹ ویر کے کام سیکھنے والے نوجوان طالب علم فائدہ اٹھائیں۔ تین یا چار سال کی تعلیم ہے جس میں کھانا پینا۔ کپڑا۔ مکان کے مصارف۔ تحریک جدید دارالصناعت برداشت کرتا ہے تعلیم کے بعد پانچ سال اجرت پر کام کرنا لازمی ہے۔ اجرت دارالصناعت خود کام کے اعتبار سے مقرر کرنے کا حق رکھتا ہے خلاف ورزی پر جملہ مصارف چہار سالہ تعلیم کے لڑکوں کے والدین یا سرپرست ادا کریں گے۔ جس کا معاہدہ اسٹامپ لکھ کر دیا ہوگا۔ ناظم تجارت تحریک جدید قادیان۔

کیونکہ حکم ہے کہ دو بیویوں والے شخص کو خواہ ان میں سے ایک بیوی سے کتنی ہی زیادہ محبت کیوں نہ ہو۔ وہ دونوں سے ایک جیسا سلوک کرے۔

خواجہ صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تعدد ازدواج کا مسئلہ "مولوی صاحبان کی امیروں اور بادشاہوں کے لئے اختراع" نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ اور حضور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور علیہ السلام کے اکابر صحابہ کا اسوۂ حسنہ۔ یہ ایک "تاریخی حقیقت ہے کہ اکثر صحابہ کبار کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی کے متعلق شمس العلماء شبلی نعمانی لکھتے ہیں۔

"حضرت عمرؓ نے جاہلیت و اسلام میں متعدد نکاح کئے"

(الفاروق حصہ دوم صفحہ ۳۲۳)

مولوی شبلی صاحب نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ازدواج کی جو تفصیلی فہرست دی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ مدت العمر انہوں نے چار بیویوں کی پوری تعداد قائم رکھی۔

پس ایک سے زیادہ بیویوں کا حکم "امیروں اور بادشاہوں کے لئے مولوی صاحبان کی ایجاد" قرار دینا قرآن و حدیث۔ اسوۂ نبوی۔ اور تاریخ اسلام سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔

آیت زیر بحث کی جو تفسیر صحیح بخاری کتاب النکاح اور صحیح مسلم کتاب التفسیر میں مذکور ہے اس سے بھی صاف واضح ہوتا ہے کہ مسئلہ تعدد ازدواج ایک شرعی مسئلہ ہے نہ کہ "مولوی صاحبان کی ایجاد" شمس العلماء شبلی نعمانی کے جانشین مولوی سید سلیمان ندوی صاحب نے اپنی کتاب "سیرۃ عائشہؓ" کے صفحہ ۲۰۸ پر اس آیت کو نقل کر کے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیان فرمودہ لطیف تفسیر درج فرمائی ہے۔ جسے اس موضوع کی مزید تشریح کے لئے میں ذیل میں درج کرتا ہوں

لکھتے ہیں۔

"جس آیت پاک میں چار بیویوں تک کی اجازت ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ وان خفتم الا تقسطوا فی الیتمیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث وربٰع (نساء) اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیموں کے بارہ میں تم انصاف نہ کر سکو گے تو عورتوں میں سے دو دو۔ تین تین چار چار سے نکاح کر لو۔ اگر عدل نہ ہو تو ایک۔ بظاہر آیت کے پہلے اور پچھلے ٹکڑوں میں باہم ربط نہیں معلوم ہوتا۔ یتیموں کے حقوق میں عدم انصاف اور نکاح کی اجازت میں باہم کیا اتصال ہے؟ ایک شاگرد نے ان سے (حضرت عائشہ رضؓ) سامنے اس اشکال کو پیش کیا۔ فرمایا آیت کا شان نزول یہ ہے کہ بعض لوگ یتیم لڑکیوں کے ولی بن جاتے ہیں۔ ان سے موروثی رشتہ داری ہوتی ہے۔ وہ اپنی ولایت کے زور سے چاہتے ہیں کہ اس سے نکاح کر کے اس کی جائداد پر قبضہ کر لیں۔ اور چونکہ اس کی طرف سے کوئی بولنے والا نہیں ہوتا۔ اس لئے مجبور پا کر اس کو ہر طرح دباتے ہیں۔ خدائے پاک ان مردوں کو خطاب کرتا ہے کہ تم ان یتیم لڑکیوں کے معاملہ میں انصاف سے پیش نہ آ سکو تو ان کے علاوہ اور عورتوں سے دو۔ تین۔ چار۔ نکاح کر لو مگر ان کو نکاح کر کے اپنے بس میں نہ لے آؤ"۔ پس معلوم ہوا۔ کہ جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یتیم لڑکیوں سے ان کی دولت کے سبب نکاح کرنے سے بچانا چاہتا ہے تاکہ مسلمان روپے کے لالچ کے سبب اور یتیم لڑکی کی زندگی خراب نہ کریں" (منادی ۱۱ اگست) وہاں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو دوسری عورتوں سے حسب پسند دو۔ دو تین تین اور چار چار بیویاں کرنے کی اجازت دی ہے۔

یوں ہر عقلمند اور دانا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا فرض انسانی ہو جاتا ہے مثلاً جنگوں کے موقع پر جب کہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے۔ یا عورت دائم المریض نحیف اور ضعیف القویٰ ہو۔ اور مرد اپنے قویٰ پر ضبط نہ رکھ سکتا ہو۔

ایسے حالات میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنا ایک علاج اور واجبی ضرورت ہے۔ جس کے عدم اختیار کی صورت میں بدترین اخلاقی بیماریاں پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اور تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ دنیا میں ہر قوم کے راستبازوں نے اس مسئلہ تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے۔ اور اس پر خود بھی عمل کیا ہے۔

امید ہے۔ کہ خواجہ حسن نظامی صاحب ان گذارشات پر غور فرمائیں گے اور اپنی نئی تالیف "پورا دین" میں اس مسئلہ پر خلاف شریعت قلم فرسائی کرنے سے پہلے اپنے نظریہ پر قرآن مجید سنت نبوی اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں نظر ثانی فرمائیں گے۔

خاکسار:- مبارک احمد خان امین آبادی از نینی تال

پٹھانکوٹ میں آریوں سے کامیاب مناظرہ

آریہ سماج پٹھانکوٹ نے اپنے جلسہ کے موقع پر اشتہار کے ذریعہ تبادلہ خیالات کی عام دعوت دی جسے جماعت احمدیہ دولت پور پٹھانکوٹ نے قبول کرتے ہوئے شرائط مناظرہ طے کیں اور آریوں کا جلسہ ختم ہونے کے دوسرے دن ۱۹ اگست کو پہلے پہر اصول آریہ سماج پر اور پچھلے پہر اصول احمدیت پر مناظرہ ہوا ہر مضمون کے لئے سوا تین گھنٹہ وقت تھا پہلی تقریر آدھ آدھ گھنٹہ اور بعد کی تقریریں پندرہ پندرہ منٹ کی۔

پہلے مضمون میں ہماری طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل مناظر اور مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا پریذیڈنٹ تھے۔ آریہ مناظر پنڈت شانتی پرکاش صاحب نے اپنی پہلی تقریر میں ویدوں کے متعلق کہا کہ وہ ابتدائے دنیا میں اتارے گئے اور ان میں سائنس کی باتیں ہیں۔ پرمیشور کے متعلق اعلیٰ تعلیم ہے وغیرہ۔ مہاشہ صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ پرمیشور کے متعلق ویدک تعلیم یہ ہے کہ وہ بالوں کو چیرتا اور رچیرتا ہے سوم رس پیتا ہے اور ایسی مثالوں سے بعض نصائح کی گئی ہیں کہ انسان کو بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے ویدوں کے محرف مبدل ہونے کے ثبوت میں مختلف مثالیں پیش کیں اور مختلف ایڈیشنوں سے دکھایا کہ بعض ویدوں سے منتر کے منتر اڑا دئیے گئے ہیں اور بعض جگہ بیس پچیس منتروں تک زائد کر دئیے گئے ہیں۔ ویدوں کی تعداد میں اختلاف ہے پھر اس میں اختلاف ہے کہ کس پر نازل ہوئے اور ویدک تعلیم کے متعلق مثالوں سے بتایا کہ وہ ہرگز قابل عمل نہیں۔ آریہ مناظر نے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ لیکن آخر تک مہاشہ صاحب کے اعتراضات کا قطعاً کوئی جواب نہ دے سکا۔ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر جو اعتراضات پنڈت صاحب نے کئے مہاشہ صاحب مکرم نے ان کے تسلی بخش جواب دیئے۔ اور ایسا اچھا اثر ہوا کہ غیر احمدی مسلمانوں نے بھی تعریف کی۔

دوسرے مناظرہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے چوہدری محمد یار صاحب عارف مناظر تھے آپ نے پہلی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے جن سے احمدیت اور اسلام کے اصول

رُوح نشاط:- یہ دل۔ دماغ اور پٹھوں کو طاقت دیتی ہے۔ خون صالح پیدا کرتی ہے۔ پرانے زکام کو رفع کرتی ہے ملنے کا پتہ:- طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

500

ایک ہی ثابت ہوتے ہیں۔ سنانے کے بعد دس اصول جماعت احمدیہ کے بیان کئے۔ مثلاً آپ نے بتایا کہ ہم خدا کو ایک مانتے ہیں۔ آریوں کی طرح صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ روح و مادہ کو پیدا کرنے والا مان کر اس کی حقیقی توحید کے قائل ہیں۔ پھر یہ کہ ہم زندہ خدا کو ماننے والے ہیں اس کو کامل صفات والا مانتے ہیں۔ ایسی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں جس پر ہر انسان عمل کر سکتا ہے۔ ایسی الہامی کتاب ماننے کی دعوت دیتے ہیں۔ جس کی زبان زندہ اور جو ہر ضروری دعوے خود کرتی اور دلائل دیتی ہے۔ وغیرہ آپ نے ہر بات کے لئے قرآن مجید سے ثبوت دیا اور ساتھ ساتھ آریوں کے پرمیشور اور ویدوں کا اور ویدک تعلیم کا نہایت موثر طریق سے مقابلہ کیا

آریہ مناظر نے کھڑے ہوتے ہی کہا کہ یہ مناظرہ مسلمانوں سے نہیں بلکہ احمدیوں سے ہے۔ اس لئے میں بیان کردہ امور کا جواب دینے کی بجائے جناب مرزا صاحب (علیہ السلام) کی باتیں پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراضات کئے اور بعد کی تقریروں میں بھی پیشگوئیوں اور الہامات وغیرہ پر اعتراض کرتا رہا۔

عارف صاحب نے جواب میں ستیارتھ پرکاش کے دو چار حوالے پڑھ کر جن میں اسلام پر گندے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ بتایا کہ آریہ سماج کے مقابلہ میں سب مسلمان ایک ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے شک مامور ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنا ماننا ضروری قرار دیا۔ لیکن آپ کی بعثت کی غرض تو اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنا تھی۔ پھر پیشگوئیوں اور الہامات پر اعتراضات کے مدلل جواب دیئے بعد کی تقریروں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کا نمائندہ ثابت کیا۔ اور پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی اور مقابلہ کا وضاحت سے ذکر کر کے اسلام کی افضلیت ثابت کی۔ آریہ مناظر نے ہر ممکن کوشش کی کہ مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکائے۔ لیکن احمدی مناظر ایسی عمدگی سے جواب دیتا رہا۔ کہ آریہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ دوران مناظرہ میں جب بعض آریہ ہمارے مناظر کے ناقابل تردید مطالبات اور اپنے پنڈت کی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے بول پڑے۔ تو مسلمانوں نے نہایت سختی سے ان کا مقابلہ کیا۔

احمدی مناظر نے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اپنے بیان کردہ اصول کو بھی بار بار دہرا کر پنڈت شانتی پرکاش کو چیلنج کیا کہ ان کے مقابلہ میں ویدک اصول کی کمزوری کا جواب دے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر اعتراض کا جواب دے کر ویدوں کے چالیس پچاس بے معنی منتر پیش کر کے بار بار پوچھا کہ یہ کامل الہامی کتاب ہے جس کے قبول کرنے کی دعوت آپ مسلمانوں کو دیتے ہیں۔ اور خواب دیکھا کرتے ہیں۔ کہ اوم کا جھنڈا مکہ اور مدینہ میں بھی گاڑا جائے گا۔ لیکن آریہ مناظر آخر دم تک ان مطالبات کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ آخری تقریر میں عارف صاحب نے نہایت احسن پیرایہ میں تبلیغ کی۔ اور آریوں کو مخاطب کر کے کہا کہ مذہب کوئی کھیل تماشہ نہیں جو باتیں ہم نے پیش کی ہیں۔ ان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے مناظرہ بہت کامیاب رہا۔ آریہ مناظر نے ہر چند کوشش کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور تحریرات پر اعتراض کر کے مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرے اور اس کوشش میں اس نے ویدوں اور بانئی آریہ سماج پر ہمارے مناظرہ کے کئے ہوئے اعتراضات کو بالکل نظر انداز کر دیا اور کسی ایک اعتراض کا بھی جواب نہ دیا۔ اس سے جہاں آریہ سماج کے اصولوں کی کمزوری حاضرین پر واضح ہو گئی وہاں جماعت احمدیہ پر عام اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے اور ایسے مسلمان جو احمدیت پر محض اعتراض کرنا ہی جانتے ہیں اور جوابات سننا بھی جنہیں گوارا نہیں ان پر ان اعتراضات کی لغویت اچھی طرح واضح کی گئی اور اس طرح غیر احمدیوں کو تبلیغ کرنے کا ایک نہایت ہی اچھا موقعہ مل گیا۔ اور تقریباً دو ہزار لوگ جو نصف کے قریب مسلمان تھے نہایت اچھا اثر لیکر گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار غلام احمد بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پچانکوٹ

مجرب ادویہ

علاج درد گردہ

پیشاب کی ہر مرض کے لئے یہ دوائی اکسیر ہے درد گردہ مثانہ میں پتھری اور پیشاب کے ساتھ خون یا پیپ کا آنا پیشاب کا رک رک کر آنا۔ یہ دوائی استعمال کرنے سے بفضل خدا پتھری پگل کر آسانی سے خارج ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی چار روپیہ آٹھ آنہ للعہ

حفسم

بواسیر خونی ہو۔ یا بادی ہر ایک کے لئے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے اس دوائی کے استعمال کرنے سے ستر سالہ پرانے مریضوں کو اللہ تعالےٰ نے شفا بخشی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے

نوٹ :۔ ہر ایک قسم کے علاج اور تفصیلی حالات ایک آنہ کے ٹکٹ سے دریافت کریں۔

ملنے کا پتہ :۔ دی منگال ہومیو فارمیسی قادیان

اگر آپ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے خاص مجربات
(۲) اطباء دہلی کے مخصوص مرکبات
(۳) اطباء لکھنو کے زود اثر معمولات

سے

ایک باقاعدہ سند یافتہ حکیم محمد عبد اللہ قریشی ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس طبیہ کالج علی گڑھ (جہاں پانچ سال طب پڑھائی جاتی ہے۔) کے مشورہ کے ساتھ مکمل علاج چاہیں تو آج ہی اپنی بیماری کے مفصل حالات سے اپنے قومی ویدک یونانی دواخانہ قادیان کو اطلاع دیں۔

فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۲۲ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سر ہنری کریک کی میعاد گورنری ختم ہونے پر سر برٹرینڈ گلینسی کو پنجاب کا گورنر مقرر کیا جائے گا۔ آپ اس وقت پولیٹیکل ایڈوائزر حکومت ہند ہیں۔

لنڈن ۲۲ اگست جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی بچوں کو لے جانے والے امریکن جہازوں کی سلامتی کی ذمہ داری جرمن گورنمنٹ نہیں لے سکتی۔

آج فرانس کے ساحل سے ان برطانی تجارتی جہازوں پر گولہ باری کی گئی۔ جو بندرگاہ ڈوور میں آنا چاہتے تھے۔ ایک ہوائی جہاز اوپر سے جگہ کی تعیین کرتا تھا۔ مگر اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکا۔ سب گولے پانی میں گرے۔

پشاور ۲۲ اگست معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے علاقہ پنجشنبہ میں ابرق کی کان دریافت ہوئی ہے۔ ماہرین کی ایک کمیٹی اس سے استفادہ کے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۲ اگست یہ خبر کہ اٹلی نے یونان کو ۴۸ گھنٹے کا الٹی میٹم دیدیا ہے۔ ابھی تک صحیح نہیں ہوئی۔ اٹلی کے سرکاری حلقوں نے اس خبر کو جھوٹا بتایا ہے۔ لیکن برطانیہ نے اس کے متعلق سر دست کچھ نہیں کہا۔ البتہ برطانیہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ برطانیہ نے چونکہ یونان کو آزادی کی ضمانت دے رکھی ہے اس لئے گورنمنٹ برطانیہ اپنے وعدہ سے انحراف نہیں کرے گی آج صبح یونان کے فوجی افسروں نے شاہ یونان اور وزراء سے گفتگو کی۔

لنڈن ۲۲ اگست کہا جاتا ہے کہ پیرس میں جرمن افواج کا اجتماع ہو رہا ہے۔ غالباً برطانیہ پر حملہ کے لئے مرکز وہیں قائم کیا جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ آج پانچ چھ نازی ہوا بازوں نے کئی شہروں پر پیراشوٹوں سے اترنے کی کوشش کی۔ مگر سب کے سب گرفتار کر لئے گئے۔ ایک کو فتر

گیارہ سالہ انگریز بچے نے گرفتار کیا

حکومت برطانیہ نے صرف جولائی ۱۹۴۰ء میں امریکہ سے ۴۴ سو لاکھ ڈالر کا اسلحہ خریدا ہے۔ اس سے پہلے چھ ماہ میں ۲۴ کروڑ ڈالر کا خریدا جا چکا ہے

نیویارک ۲۲ اگست کہا جاتا ہے کہ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روزویلٹ نے پچاس تباہ کن جنگی جہاز برطانیہ کو فروخت کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہیں صرف ری پبلکن پارٹی کی تائید کا انتظار ہے۔

لنڈن ۲۲ اگست حکومت برطانیہ ایک نئی سکیم پر عمل کر رہی ہے جس کے مطابق ایک ایسی مشترکہ زبان تیار ہوگی جو برطانیہ میں مقیم اتحادی ممالک کے فوجی بول سکیں گے۔ اس کے لئے باقاعدہ محکمہ قائم کر دیا گیا ہے۔

انگلستان کے ایک جنوب مشرقی شہر پر دشمن کے ہوائی جہاز نے ایک ہوائی تارپیڈو پھینکا جس سے متعدد اشخاص ہلاک ہوئے اور تھوڑا بہت جائداد کا نقصان ہوا۔

ٹوکیو ۲۲ اگست۔ جاپان کے نئے وزیر خارجہ نے چالیس دیگر ممالک کے جاپانی سفیروں کو واپس بلا لیا ہے۔

قاہرہ ۲۲ اگست ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج انگریزی ہوائی جہازوں نے لیبیا کی کھاڑی میں اطالوی جنگی جہازوں پر حملہ کیا۔ اور چار کو برباد کر دیا۔ دو آبدوزیں۔ ایک برباد کن جہاز اور آبدوزوں کے گودام کے ایک جہاز پر بم برسائے گئے۔ ڈیرنا کے ہوائی اڈے اور سلسلہ گاڑیوں کے ایک جھنڈ پر بھی حملے کئے۔

آج سویرے تین بار لنکن شہر میں ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم کیا گیا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کچھ بم گرائے جس سے معمولی نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۳ اگست برطانیہ پر تازہ حملہ کی کوئی خبر نہیں آئی۔ آج صبح لنڈن کی تین بستیوں پر کچھ بم گرائے گئے۔ کل رات فرانس کے ساحل سے جرمن توپوں نے گولے پھینکے جن میں سے دس بارہ انگلستان میں گرے جن سے کچھ مکان گر گئے۔ اور چند آدمی ہلاک ہوئے۔ رائل ایر فورس کے ہوائی جہاز فوراً جا پہنچے۔ اور بمباری کر کے توپوں کو ٹھنڈا کر دیا۔ کل کے حملہ میں چار جرمن جہاز گرائے گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ انگریزی ہوائی جہاز جرمنی کی فوجی جگہوں پر ایک لاکھ بم گرا چکے ہیں۔

حکومت برطانیہ امریکہ سے آٹھ سو ایسے ہوائی جہاز خرید رہی ہے جن میں سے ہر ایک میں ایک توپ اور پانچ مشین گنیں ہوں گی۔ رفتار ۵۰۰ میل فی گھنٹہ ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ افریقہ سے فرانس کے کچھ اور جنگی جہاز سپین پہنچ گئے ہیں۔

واردھا ۲۳ اگست کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج ختم ہو گیا۔ والنٹیئروں پر پابندی کے متعلق بھی ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ معلوم نہیں ہو سکا۔ اس آرڈیننس سے حکومت کا منشا کیا ہے کانگریس کی والنٹیئر کور فوجی جماعت نہیں۔

مدراس ۲۳ اگست مسٹر راجگوپال اچاریہ نے لنڈن ڈیلی ہیرلڈ کو ایک بیان دیا ہے کہ اگر ہندوستان میں قومی حکومت کے قیام کا مطالبہ برطانیہ منظور کرے۔ تو میں کانگریسی لیڈروں کو اس بات پر رضامند کروں گا۔ کہ وزیر اعظم مسلم لیگ پارٹی مقرر کرے۔ اور پھر باقی وزراء وہ مقرر کرے۔

بمبئی ۲۳ اگست گورنمنٹ آف انڈیا نے غیر سرکاری والنٹیئروں کے متعلق فوجی ڈرل کی ممانعت کا جو آرڈیننس جاری کیا ہوا ہے آج اس کے متعلق بمبئی گورنمنٹ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ ان والنٹیئروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گی جو ہتھیاروں کے بغیر پرائیویٹ مکانوں یا احاطوں میں ڈرل کریں۔ ان کو یہ اجازت نہیں ہوگی۔ کہ والنٹیئروں کو ہتھیار چلانا سکھائیں۔ جلسوں اور جلوسوں کے انتظام کے لئے بھی والنٹیئر آ جا سکتے ہیں لیکن وردیوں کی صورت میں انہیں آنے جانے کی اجازت نہیں ہوگی

کانپور ۲۳ اگست کانپور میں ہیضہ پھیل رہا ہے۔ خطرہ ہے کہ جنم اشٹمی کے میلہ پر لکھنؤ میں یہ وبا نہ پھیل جائے اس لئے احتیاطی تدابیر پر سرگرمی سے عمل کیا جا رہا ہے۔

کانپور ۲۳ اگست۔ انڈین سنڈیکیٹ شوگر کے ڈائریکٹروں کا ایک جلسہ ۲۵ اگست کو کانپور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

لنڈن ۲۳ اگست سیام گورنمنٹ دوسرے ممالک سے اپنے دوستانہ تعلقات بڑھانے کے لئے تین وفد بھیج رہی ہے۔ ایک وفد جاپان جائیگا دوسرا یورپ اور تیسرا ایشیا کی برطانوی سلطنت کے افسروں سے ملے گا۔

قاہرہ ۲۳ اگست مصری پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے "الاہرام" میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے اگر برطانیہ ہار گیا تو سب چھوٹے چھوٹے ملک غلام بن جائیں گے۔ برطانیہ سب ملکوں کی آزادی کے لئے لڑ رہا ہے اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ برطانیہ کی مدد کرے۔

لنڈن ۲۳ اگست ٹرانسلوینیا کا جھگڑا نپٹانے کے لئے رومانیہ نے چند تجاویز پیش کی تھیں۔ اب ہنگری کا نمائندہ ان تجاویز کا جواب لے کر رومانیہ جا رہا ہے۔

لاہور ۲۳ اگست لاہور میں جنگی ہوائی جہاز خریدنے کے لئے ایک فنڈ کھولا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah